مفتی صاحب اگر زوجہ صاحب نصاب ہو اور شوہر فقیر ہو تو بیوی کو اپنے
شوہر کو زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہیں ؟ شوہر کا مکان
سکونت کا ہے سکونت سے کیا مراد ہے ؟ اسکا اپنا ذاتی مکان
یا کرایہ کا بھی ہو سکتا ہے ، مگر وہ زوجہ کے مکان میں رہتا ہے
تو کیا اس پر زکوٰۃ اس مکان کی واجب ہوگی ؟ اور اگر کوئی
اسکو زکوٰۃ دے تو کیا اسکو لینا جائز ہوگا اور کیا اس پر
صدقہ فطر اور قربانی بھی واجب ہوتی ہے ؟

دارالافتاء

الجواب حامداً و مصلیاً

صورت مسئولہ میں آپ نے دو سوال کئے ہیں، پہلا یہ کہ بیوی شوہر کو زکوٰۃ دے سکتی ہے یا نہیں ؟
اور دوسرا سوال یہ ہے کہ شوہر بیوی کے گھر میں رہتا ہے جبکہ شوہر کا گھر موجود ہے تو آیا
شوہر کے گھر کو حوائج اصلیہ سے زائد مانا جائیگا کہ شوہر پر صدقہ فطر اور قربانی واجب ہو یا نہیں؟
پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ بیوی کا شوہر کو زکوٰۃ دینا یا شوہر کا بیوی کو زکوٰۃ دینا دونوں
ناجائز ہیں اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی جیسا کہ درمختار میں صراحت ہے "ولا الی من
بینھما ولاد او بینھما زوجیۃ" ۳۴۶/۲ ایچ ایم سعید
آپکے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر شوہر کا مکان ایسا ہو کہ اس کو
کرایہ پر دیا ہوا ہے یا کسی اور کو رہنے کے لئے دیا ہوا ہے تو اس صورت میں یہ مکان
حوائج اصلیہ میں داخل ہوگا اور ایسے شخص پر صدقہ فطر اور قربانی واجب نہ ہوگی بشرطیکہ
دوسرا نصاب موجود نہ ہو ، اور اگر شوہر کا مکان خالی پڑا ہوا ہے تو اس صورت میں
وجوب صدقہ فطر اور قربانی کے حق میں اسے نصاب مانا جائیگا اور اس پر صدقہ فطر اور
قربانی واجب ہوگی ۔ نیز مکان کے بارے میں یہ تفصیل اس صورت میں ہے جبکہ یہ مکان
شوہر کی ملکیت میں ہو اور جہاں تک اس مکان پر وجوب زکوٰۃ کا تعلق ہے تو اس
کا اصول یہ ہے کہ رہائشی گھر کو انسان کے ضرورت اصلیہ میں داخل ہے لہذا کسی
شخص کے کتنے ہی مکان ہوں "بشرطیکہ تجارت کے لئے نہ ہو" ان مکانوں
پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی ۔ نیز اگر اس شخص پر اس مکان کی ضرورت اصلیہ سے زائد ہونے

Scanned by CamScanner

کی وجہ سے صدقہ فطر اور قربانی واجب ہوتی ہے تو اس صورت میں اگرچہ زکوٰۃ تو اس پر فرض نہیں
ہے لیکن صدقہ فطر اور قربانی کے واجب ہونے کی وجہ سے یہ شخص صاحب نصاب کہلائے گا اور اس کو زکوٰۃ
دینا جائز نہیں ہوگا اس مسئلہ کی تمام صورتوں کی تفصیل نجم الفتاویٰ ۲/۷۵ میں
"الاصول الصلبیۃ لتعیین الحوائج الاصلیۃ" کے نام سے بندے نے تحریر کی ہے لہذا
اس کو بھی ملاحظہ فرمائیں

قال فی تحفۃ الملوک ۱۲۲ صدقۃ الفطر
تجب علی کل حر مسلم الذی ملک نصابا فاضلا عن حاجتہ الاصلیۃ وان کان غیر نام
وفیہ ایضا ۱۳۰
ولا زکاۃ فی غیر الفضۃ والذہب والسوائم الا
بنیۃ التجارۃ

وفی الدر المختار ۲/۳۴۷
ولا الی غنی یملک قدر نصاب فارغ عن حاجتہ
الاصلیۃ من ای مال کان
وفی تحفۃ الفقہاء ۱/۱۲
والثانی: الغنی الذی یتعلق بہ حرمان الصدقۃ ویتعلق بہ وجوب صدقۃ الفطر والاضحیۃ
دون وجوب الزکاۃ وھو ان یملک من الاموال الفاضلۃ عن حوائجہ ما تبلغ قیمتہ مائتی درہم بان کان
لہ ثیاب وفرش ودور وحوانیت ودواب زیادۃ علی ما یحتاج الیہ للابتذال لا للتجارۃ والاسامۃ

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم
حررہ العبد تسنیم اللہ
دار العلوم یاسین القرآن
کراچی

الجواب صحیح
نجم

المفتی محمد نجم الحسن الامروہوی